احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 12- جولائی 1999ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ

☎ 213029

CPL 61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

سوموار 12- جولائی 1999ء- 27 ربیع الاول 1420 ہجری- 12- وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 155

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصول محبت الٰہی کیلئے دعا

حضرت عبداللہ بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت بھی جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے- اے اللہ جو میری محبوب چیزیں تو مجھے عطا کرے ان کو میرے لئے ان باتوں میں جو تجھے محبوب ہیں قوت کا ذریعہ بنادے اور جو میری محبوب چیزیں تو مجھ سے جدا کر دے ان کے بدلہ میں اپنی محبوب چیزیں عطا فرمادے-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

درستیٔ اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفّٰی قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہو گی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے، لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے اور اسی لئے (-) قرآن شریف میں قسم بھی کھائی ہے۔ جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا بھی کرے گا اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لے گا کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو حارج ہیں ان سب کو ترک کر دے اور رسم عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہو گا تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کر لے گا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس قدر دعا کی مگر قبول نہ ہوئی: حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا۔ تو قبول کیسے ہو؟ اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو یا سخت پیاس ہو اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی۔ تو کیا اس کی شکایت بجا ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لے گا۔ تب تک کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ یہی حال دعا کا ہے۔ اگر انسان لگ کر اسے کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔ وقت بھی میسر آوے تو امید ہے کہ ایک دن اپنی مراد کو پالیوے۔ لیکن راستہ میں ہی چھوڑ دینے سے صدہا انسان مر گئے (گمراہ ہو گئے) اور صدہا ابھی آئندہ مرنے کو تیار ہیں۔ ایک من پیشاب میں ایک قطرہ پانی کا کیا شئے ہے جو اسے پاک کرے۔ اسی طرح وہ بد اعمالیاں جن میں لوگ سر سے پاؤں تک غرق ہیں ان کے ہوتے ہوئے چند دن کی دُعا کیا اثر دکھا سکتی ہے۔ پھر عُجب، خود بینی، تکبّر اور ریا وغیرہ ایسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں جو عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اسے قید رکھو گے تو وہ رہے گا ورنہ پرواز کر جاوے گا اور یہ بجز خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ (-) عمل صالحہ سے یہاں یہ مراد ہے کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عُجب ہو، نہ کبر ہو، نہ نخوت ہو، نہ تکبر ہو، نہ نفسانی اغراض کا حصہ ہو۔ نہ رُو بخلق ہو۔ حتیٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا تعالیٰ کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے تب تک ٹھوکر کھائے گا۔ اور اس کا نام شرک ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 102)

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کی زیارت کا صحیح طریق

لاہور محلہ سمیان کے ایک صاحب مستری عبدالسبحان صاحب کو قاضی غلام قادر صاحب ٹیچر گورنمنٹ سکول اور ان کے بیٹے عبدالغنی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تحریک کی۔ کہنے لگے کہ میری غرض تو بیعت سے خدا تعالیٰ کو دیکھنا ہے۔ انہوں نے جواباً کہا یہ تو ناممکن ہے۔ اس پر مستری صاحب نے کہا کہ میں بیعت نہیں کرتا مگر ساتھ ہی تجویز پیش کی کہ ان کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں ادب سے خط لکھو کہ اس کا مطالبہ خدا کے دیدار کرنے کا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا حضرت مسیح موعود کی طرف سے یہ عنایت نامہ صادر ہوا کہ۔

"دل لگا کر نماز پڑھو اور اپنی زبان میں دعائیں مانگتے رہو یہی طریقہ ہے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا"۔

اس مبارک تحریر سے ان کا دل یقین سے لبریز ہو گیا کہ یہی سچ ہے۔ ازاں بعد حضرت اقدس 15- جنوری 1903ء کو لاہور تشریف لائے اور حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کی "مبارک منزل" واقع (بیرون دہلی دروازہ) میں مقیم ہوئے تو اگلے روز آپ نے حضرت امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور کچھ عرصہ بعد مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان کی مقدس بستی میں آگئے اور یہیں وصال ہوا۔ (الفضل 3- دسمبر 98ء)

کلاس معلمین وقف جدید

○ معلمین وقف جدید کی کلاس جنوری 2000ء میں شروع ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز جو خدام میٹرک پاس ہوں۔ خدمت دین کا جذبہ اور شوق بھی رکھتے ہوں۔ وہ اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف پر مشتمل صدر صاحب مقامی کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 20- نومبر 1998ء تک ارسال فرمادیں۔

نام- ولدیت- سکونت- عمر- تعلیم- مع سند کی فوٹو کاپی- دینی مطالعہ- دینی خدمت- تاریخ بیعت-

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

نمبر 61

مرتبہ - حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

کلاس نمبر 448

ریکارڈ شدہ 23- جنوری 1999ء

(قسط اول)

نئی بچیاں

حضور انور نے آج کی کلاس میں دو نئی شامل ہونے والی لڑکیوں کے بارے میں دریافت فرمایا کہ کیا ان کی شمولیت کی اجازت حاصل کی گئی تھی۔ اور ہدایت دیتے ہوئے فرمایا۔ اصولاً مجھے علم ہونا چاہئے کہ میں نے کس کو بلایا ہے۔

الہام اور وحی

اس کے بعد فرمایا۔

الہام کا لفظ جتنی چیزوں پر آیا ہے کیا وحی کا لفظ بھی اتنی ہی چیزوں پر آیا ہے خود ہی فرمایا الہام کا لفظ قرآن کریم میں صرف دو دفعہ آیا ہے۔ باقی ساری جگہوں پر وحی کا ذکر ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جو وحی کا استعمال بتایا ہے وہ میں نے درس میں بیان کیا تھا۔

(1) سب سے پہلے حضرت موسیٰ کی ماں کا ذکر ہے جن کی طرف وحی ہوئی۔

(2) شہد کی مکھی کی طرف

(3) مریم بنت عمران کی طرف

(4) آسمانوں اور زمین کی طرف

(5) فرشتوں کی طرف وحی

خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی چیز خواہ رؤیا میں آئے خواہ کشف میں ہو خواہ لفظوں میں اترے۔ خواہ وہ زمین و آسمان کی سرشت میں ہو۔

خدا نے جو پیدا کیا ہے ان کی بناوٹ میں اندر جو چیز رکھ دی گئی ہو ہر چیز جو بنائی جاتی ہے اس کے کام کا ایک دائرہ ہے جس سے وہ باہر نہیں نکل سکتی۔ ان سارے امور کے متعلق اللہ تعالیٰ نے لفظ وحی کا استعمال کیا ہے لفظ وحی کا مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے بات صرف یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق کی طرف کوئی چیز اترے۔ خواہ وہ لفظوں میں اترے خواہ وہ اس کی فطرت میں داخل ہو اس کی بناوٹ کے اندر شامل ہو یا اس کے جو Genetic Cells ہیں ان کے اندر داخل کر دی جائے جیسا کہ شہد کی مکھی کے اندر تھا یہ ساری چیزیں وحی ہیں لیکن اصل وحی جو سب سے بڑی وحی ہے وہ نبیوں کی وحی ہے اور نبیوں میں سے سب سے بڑی وحی آنحضرت ﷺ کی وحی ہے۔

قرآنی بلاغت

ام موسیٰ کے تذکرہ پر حضور انور نے فرمایا۔

میری امی ام طاہر کہلاتی تھیں۔

پہلا نام ام کے ساتھ قرآن کریم میں ام موسیٰ لکھا ہوا ہے۔ یعنی موسیٰ کی اماں کو ام موسیٰ کہا گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو ابن مریم کہا گیا ہے جہاں سلسلے کا آغاز ہوا ہے وہاں ماں کا ذکر کیا گیا ہے اور جس پر ختم ہوا وہاں بیٹے کا ذکر کر دیا یہ بھی قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا عجیب کمال ہے۔

حضرت موسیٰؑ سے ان کی شریعت شروع ہوئی وہاں ام موسیٰ اور مریم کے بیٹے پر ختم ہوئی وہاں ابن مریم۔

فرمایا۔ دیکھ لیا فرق ان دونوں باتوں کا

حضرت مولوی امام الدین صاحب

فرمایا جو میں نے روایت شروع کی تھی وہ بتانے لگا ہوں مولوی امام الدین صاحب جن کی باتیں میں نے شروع کی تھیں ان کا مزید تعارف کرواتا ہوں۔ وہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جن کی جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت شہرت ہے ان کے استاد تھے۔ اور آخر پہ ان کو احمدیت سکھانے والے مولوی راجیکی صاحب بن گئے۔

حضور انور نے اپنی صاحبزادیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

مولوی امام دین صاحب کا آپ کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ مولوی امام دین صاحب تمہارے رشتہ دار بنتے ہیں مولوی امام دین صاحب کے بڑے بیٹے قاضی ظہور الدین صاحب اکمل تھے جن کی نظمیں حضرت مسیح موعود کی موجودگی میں بھی پڑھی گئیں بعد میں بھی الفضل میں بہت نظمیں لکھتے تھے۔ ان کے ایک بڑے بیٹے کا نام تھا جنید۔ جنید صاحب کی بیٹی حمید کو بیاہی ہوئی ہے جو بھائی عبداللہ شاہ کا بیٹا ہے تو میرے خالہ زاد بھائی عبداللہ کا بیٹا ان کے پوتے کا داماد ہے۔ فرمایا:۔ رشتہ بنا لیا نا میں نے۔ کافی جوڑ جاڑ کے بنایا ہے لیکن بن گیا۔ باقاعدہ رشتہ ہے۔

مولوی صاحب کی بیعت

مولوی امام دین صاحب کہتے ہیں مجھے باتیں تو پسند آئی تھیں ایک دو دفعہ رؤیا میں بھی دکھایا گیا لیکن پھر بھی دل میں ایک کرید سی رہتی تھی۔ کہ کسی طرح بات کھل جائے جو انہوں نے رؤیا دیکھی ہے وہ یہ ہے کہتے ہیں میں نے رؤیا میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا اور سوال کیا کہ مدت ہوئی سوال کرتے کرتے مگر جواب کا انتظار ہے خواب میں حضور کے دھن مبارک سے بڑی آواز آئی۔

"جس نے آنا سی اوتے آگیا"

یعنی جس نے آنا تھا وہ تو آ بھی گیا۔

کہتے ہیں آواز تھی کہ دل میں کھب گئی نیچے تک اتر گئی۔ کہتے ہیں میں اس کی لذت کو بھول نہیں سکتا۔

کہتے ہیں منہ سے حضور کے نکلی تھی میرے دل میں جاگزیں ہو گئی جس کی روشنی سے شک اور وھم کی سب تاریکیاں مٹ گئیں صبح کا وقت اور بیت الذکر اور چہرہ مبارک نورانی اور آواز وحی کی تاثیر دل نشین ہو گئی۔

پھر جب اٹھنے کے بعد میں نے مخالفوں کی کتابیں پڑھیں تو بالکل مٹی لگیں۔ کچھ بھی نہیں تھا ان میں۔ پہلے میں ان سے بڑا متاثر ہوا کرتا تھا مگر یہ آواز آئی ہے تو سب اندھیرے چلے گئے۔ اور کامل یقین ہو گیا۔

پھر میرے چچا مرحوم کے بھتیجے گل حسن صاحب (اللہ ان پر رحمت کرے) بہت نیک آدمی تھے ان کو بتایا گیا کہ اب مسیح آچکا ہے اس کی بیعت کرو۔

اتنی واضح تھی کہتے ہیں اس کے بعد تو کشوف کا سلسلہ شروع ہو گیا اردگرد کے جو دوست وغیرہ تھے ان کے رؤیا اور کشوف سارے مسیح موعود کی طرف انگلی کر رہے تھے۔

کہتے ہیں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ان کو بتایا کہ میں نے گیارہ بار ایک بزرگ سے مرزا صاحب کی صداقت کا حال پوچھا کہتے ہیں الحمدللہ یہ باتیں سن کر 1895ء میں میں نے بیعت کر لی۔

معجزانہ شفا

بیعت کے بعد انہوں نے حضرت مسیح موعود کے دو معجزات خود دیکھے ہیں ایک قاضی ظہور الدین اکمل کے متعلق ہے ان کو Tuberculosis کا تیسرا یا دوسرا درجہ ہو گیا تھا۔ اور بالکل کھوکھلے ہو گئے تھے کوئی حال نہیں رہا تھا ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اب یہ مادہ ان کے پھیپھڑوں کو چھوڑے گا نہیں Lungs میں Tuberculosis نے گھر کر لیا ہے کہتے ہیں میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو ساتھ لے کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچا اور کہا

میرے بیٹے کا یہ حال ہے آپ مجھے کچھ اپنا کھایا ہوا دیں۔ ساتھ یہ کہہ دیا کہ مومن کا جو کھایا ہوا چھوڑا ہوا ہو اس میں شفاء ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے روٹی توڑی سالن میں گھول کے سارا ان کو دے دیا۔ مولوی راجیکی صاحب نے جھپٹا مار کے لے لیا۔ اور اس پوری روٹی کو شوربے میں بھگو کے اس کے ٹکڑے کئے ایک تھیلے میں بند کیا سارے جو وہاں موجود تھے وہ پیچھے پڑ گئے کہ ہمیں بھی دو ہمیں بھی دو انہوں نے کہا بالکل نہیں وہ ساری پوٹلی ساتھ لے گئے اور ساری ظہور الدین اکمل کو ہی کھلائی۔ کہتے ہیں وہ کھاتے جاتے تھے اور ٹھیک ہوتے جاتے تھے۔ تبرک ختم ہوا تو وہ ٹھیک بھی ہو گئے۔ اور پھر لمبی عمر پائی۔ قاضی ظہور الدین اکمل کو ہم نے بھی بہت دیکھا ہوا ہے اور ان کا بیٹا جنید اتنا موٹا تازہ مضبوط تھا کہ ہمارا قادیان کا بہترین ہاکی کا گول کیپر تھا اس کے ہوتے ہوئے قسمت سے کوئی گول کر سکتا تھا۔ جنید صاحب اس وجہ سے مشہور تھے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ان کے دوسرے بیٹے نورالدین کو طاعون ہو گیا تھا۔ اب حضرت مسیح موعود کے زمانے میں طاعون۔ اس وجہ سے سارے لوگ ہنستے تھے کہ دیکھو جی مرزا صاحب نے تو کہا ہے کہ کوئی مخلص احمدی طاعون سے نہیں مرے گا اور یہ دیکھو ان کے بیٹے کو طاعون ہو گیا ہے۔

کہتے ہیں اس پر میں بہت پریشان ہوا طاعون اس طرح کا تھا کہ کوئی بچنے کا سوال نہیں رہا تھا سر سے پاؤں تک بالکل کھوکھا بن گیا تھا اور ساتھ تیز بخار تھا اور حالت خراب۔

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور کہا اس کے لئے خاص دعا کریں۔

کہتے ہیں ادھر یہ لکھا اور ادھر وہ ٹھیک ہونے لگ گیا اور چند دن کے اندر اندر طاعون کا نام و نشان بھی نہ رہا۔

فرمایا آگے اس کی بھی اولاد ہے۔ یہ لوگ گولیکی کے تھے۔ پیر صاحب جو ملاقات کے سلسلہ میں سارے کام کرتے ہیں وہ بھی گولیکی کے ہیں۔ اگلی مجلس میں آپ کو پیر صاحب کے حالات بتاؤں گا۔ پیر صاحب بھی خوش ہوں گے۔ ان کا ایک اور رشتہ میں آپ کو بتا دوں ان کا جو بھائی طاعون سے ٹھیک ہو گیا تھا ان کے متعلق لندن کے لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ وہ کون ہیں کیونکہ ان کی اولاد یہاں بھی ہے ان کا نام محمد نورالدین اجمل تھا۔ سید مجیب شاہ ابن سید شریف صاحب مولوی نورالدین صاحب اجمل کے نواسے ہیں۔

یہ سن رہے ہوں گے کہ ان کے آباء اجداد کا ذکر چلا ہے اور خوش ہو رہے ہوں گے۔

مجلس موصیان

مجلس موصیان کا فرض ہو گا کہ وہ اس بات کا اہتمام و انتظام کرے کہ ناخواندہ موصیان کو قرآن کریم پڑھانے اور ناظرہ جاننے والوں کو ترجمہ پڑھانے اور اس کی تفسیر پڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کر کے باقاعدہ کام کیا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری محمد صدیق صاحب

علمی، انتظامی اور روحانی لحاظ سے ایک منفرد وجود

عاشقِ رسولؐ حضرت میر محمد اسحاق صاحب

خاکسار اپریل 1926ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوا اس وقت حضرت میر سید محمد اسحاق مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے علم و عمل کا صحیح مجسمہ تھے۔ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے آپ نے طبیعت بے حد نرم پائی تھی۔ سکول کے علاوہ بورڈنگ کی نگرانی بھی آپ خود ہی فرماتے، طلبہ سے بلا امتیاز محبت اور شفقت کا یکساں سلوک فرماتے، ان کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کے لئے والدین سے بھی زیادہ مشفقانہ رویہ اپناتے۔ بورڈنگ کے طلبہ کو نماز فجر کی باجماعت ادائیگی کے لئے علی الصبح بیدار کرتے اور پھر قطاروں میں بیت اقصیٰ بھجواتے۔ آپ بے حد غریب پرور تھے چنانچہ کمزور نحیف اور نادار لوگوں کی امداد کے لئے قائم ادارہ "دارالشیوخ" کے انتظامات کی بھی نگرانی فرماتے اور ان کے لئے ہر قسم کے آرام اور سہولتیں بہم پہنچاتے مدرسہ میں ماتحت عملہ کے ساتھ بھی حسب مراتب حقیقی بھائیوں جیسا سلوک فرماتے۔

آپ کو حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ جسمانی تعلق بھی حاصل تھا آپ حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے بلکہ اپنی والدہ ماجدہ کی بیماری کے باعث حضرت اماں جان کی رضاعت بھی نصیب ہوئی۔

ایک نشان

آپ کا وجود باوجود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت اور استجابت دعا کا زبردست زندہ نشان تھا۔ کیونکہ ایک مرتبہ آپ کو شدید تپ ہو گیا اور آپ حضرت بانی سلسلہ کے گھر میں رہائش پذیر تھے طاعون کے ایام تھے۔ حضرت بانی سلسلہ نے شماتت اعداء کے احتمال کو مدنظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی جناب میں نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ آپ کی صحت کے لئے دعا کی تو بذریعہ الہام بشارت ملی!

کہ سلامتی ہو۔ یہ رب رحیم کا قول ہے۔

چنانچہ اللہ نے آپ کو اس مہلک تپ سے بچایا اور لمبی زندگی سے نوازا اور ساری عمر ہی سلسلہ کی خدمت میں گذارنے کی توفیق پائی۔ آپ عام طور پر حدیث اور علم کلام پڑھایا کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی ایسی تشریح فرماتے کہ دوران سبق سماں بندھ جاتا اور آنحضرت ﷺ کی ذات سے فرط محبت اور جذبۂ عشق سے نہ صرف آپ کی بلکہ شاگردوں اور سامعین کی آنکھیں بھی اشک آور ہو جاتیں اور سب کی گھگی بندھ جاتی۔

علمی مہارت

علم کلام میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو فصاحت وبلاغت میں اعلیٰ ملکہ عطا فرما رکھا تھا۔ آپ کی ہر بات مدلل ہوتی اور ہر سائل کی تشفی کا باعث۔ آپ بے حد باریک بین تھے جب کسی مجلس میں کوئی بات یا کسی مسئلہ میں کوئی الجھن پیدا ہوتی تو منطقی و فلسفیانہ لحاظ سے اس کی ایسی وضاحت فرماتے کہ نہ صرف معترض کا منہ بند ہو جاتا بلکہ کامل تشفی ہوتی۔ علم حدیث سے اس قدر شغف تھا کہ آنحضرت ﷺ کی مختلف مضامین پر مشتمل احادیث مرتب کیں اور باترجمہ اشاعت کروائی۔

نہ صرف علم حدیث اور علم کلام میں آپ نابغہ روزگار تھے بلکہ قرآن مجید کے ساتھ بھی آپ کو بے حد عشق تھا چنانچہ آپ نے قرآن مجید کا بامحاورہ سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا جو متعدد مرتبہ شائع ہو کر پڑھنے والوں کے لئے کلام الٰہی کے سمجھنے اور مطالب پر عبور حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً سبھی علوم میں ایک بحر ذخار تھے۔ تقابل ادیان میں آپ کو خاص ملکہ ودیعت ہوا تھا چنانچہ ہندو دھرم، عیسائیت وغیرہ پر آپ کی تصانیف حدوث روح و مادہ رد تناسخ اور کسر صلیب وغیرہ زندہ مثالیں موجود ہیں آپ کی یہ تصانیف تعداد میں بیس کے قریب ہیں جو تشنگان علم کی پیاس بجھاتی ہیں۔

انتظامی قابلیت

آپ نہایت ذہین و فطین تھے اور اللہ تعالیٰ نے انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے بے پناہ صلاحیت آپ کو ودیعت فرما رکھی تھی چنانچہ آپ تقریباً زندگی بھر ناظر ضیافت کے عہدہ پر فائز رہے اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود اور جلسہ سالانہ کے انتظامات اور حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے جلسہ سالانہ کے ایام میں پرائیویٹ قیام گاہوں میں ٹھہرائے گئے مہمانوں کو ان کی قیام گاہوں پر جو قادیان کے مختلف محلہ جات میں ہوتیں صبح و شام کھانا پہنچانے کا کام بھی اپنی نگرانی میں کرواتے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں معاونین کی رہائش اور خوراک کے علاوہ سخت سردی کے ایام میں ان کو سردی سے محفوظ رکھنے کا بھی اہتمام فرماتے۔

جامعہ احمدیہ میں عموماً" علم کلام، تقابل ادیان، اور حدیث شریف کا مضمون پڑھاتے موسمی تعطیلات کے ایام میں یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہونے والے طلبہ کو گھر پر باقاعدہ وقت دے کر نصاب پورا کرواتے۔ جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس کے طلبہ کو تقریر کی مشق کے لئے ہر مہینہ کم از کم دو مرتبہ لنگر خانہ کے احاطہ میں تقاریر کا پروگرام منعقد کرواتے جہاں عام پبلک بھی ہوتی۔

جامعہ احمدیہ کی آخری کلاس یعنی درجہ رابعہ مبلغین کلاس کو نصائح فرماتے ہوئے فرمایا۔

"آپ لوگ اب طالب علم نہیں رہیں گے کہ آپس میں بلا تکلف ایک دوسرے کا نام لے کر او غلام حسین! او احمد خان کہہ کر پکاریں بلکہ آپ لوگ اب خلیفۂ وقت کے نمائندہ کی حیثیت میں ہوں گے لہٰذا اب ایک دوسرے سے ملتے اور خطاب کرتے وقت پورے پورے آداب ملحوظ خاطر رکھیں تاکہ کسی کو انگشت نمائی کا موقعہ نہ ملے۔"

جیسا کہ اوپر ذکر کر چکا ہوں آپ کو ہر شعبہ زندگی میں اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت حاصل تھی چنانچہ پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں ہوشیار پور اور لاہور کے جلسوں کا سارا انتظام آپ کی ذاتی نگرانی میں ہوا اور کام کا تمام بوجھ باوجود کافی عمر اور صحت متواتر خراب رہنے کے خود اٹھایا اور اپنی صحت کی پرواہ تک نہ کی۔ جلسہ لدھیانہ کی تیاری اور انتظامات میں مصروف تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔

جہاں آپ منتظم اعلیٰ تھے وہاں آپ اصول پسند بھی تھے اور اصول کا بے حد خیال رکھتے چنانچہ مبلغین کلاس کے نصاب میں قرآن مجید کے آخری پارہ کے علاوہ دوسرے پاروں کی سورتیں سجدہ، جمعہ، الدھر، القمر، الصف وغیرہ بھی حفظ میں شامل تھیں حضرت میر صاحب نے اس امتحان میں کامیابی کے لئے ان کا سو فیصدی حفظ مقرر فرما رکھا تھا۔ چنانچہ حافظ صاحب کی موجودگی میں یہ امتحان لیا جاتا اگر ذرا بھی غلطی ہوتی تو دوبارہ امتحان لیا جاتا۔ آپ کا یہ اصول بھی قرآن مجید کے ساتھ دلی محبت کا زندہ نشان ہے۔

غرباء سے ہمدردی

جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں کہ آپ غرباء و ضعفاء کی خدمت کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ضعفاء کی خبر گیری کے لئے آپ نے دارالشیوخ قائم کیا آپ نے ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کوئی امر مانع نہ ہونے دیا حتیٰ کہ ان کی ضروریات کی بہم رسانی کے سلسلہ میں اپنی صحت کا خیال بھی نہ رکھتے ایک موقعہ پر ان کے اخراجات میں کمی محسوس ہوئی تو باوجود علالت طبع کے تانگہ میں بیٹھ کر محلہ جات کا دورہ کیا اور ضعفاء کی مدد کے لئے احباب قادیان کے جذبات کو ابھارا چنانچہ نتیجۃً" کافی رقوم موقعہ پر ہی جمع ہو گئیں اور کافی کے لئے وعدہ جات ہوئے۔ الغرض غریبوں۔ کمزوروں کی ہر وقت مدد کا ہر دم خیال رکھتے اور اپنی علالت یا کوئی عذر آڑے نہ آنے دیتے۔

آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر تھے آپ کی رائے ہمیشہ ہی اس قدر وقیع اور صائب ہوتی کہ عموماً" فیصلے آپ کی رائے کے مطابق ہی طے پاتے۔ گو آپ ناظر بھی تھے اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بھی پھر بھی مدرسہ کے متعلق جو فیصلہ نظارت تعلیم کی طرف سے ہوتا اس کی کماحقہ تعمیل کرتے خواہ مرضی کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کے اس حسن عمل سے متعلق آپ کے ساتھ کام کرنے والے ممبران کرام نے آپ کی وفات پر آپ کے محامد سے متعلق جن جذبات کا اظہار کیا مختصراً" ذیل میں پیش کرنے کی کوشش ہے۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کی وفات پر حسب ذیل الفاظ آپ کو خراج عقیدت پیش فرمایا:۔

"میر محمد اسحاق صاحب خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے۔ درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا فکر انہی کو رہتا تھا رات دن قرآن و حدیث لوگوں کو پڑھانا ان کا مشغلہ تھا وہ زندگی کے آخری دور میں کئی بار موت کے مونہہ سے بچے جلسہ سالانہ کے دوران ایسا اندھا دھند کام کرتے کہ کئی بار ان پر نمونیہ کا حملہ ہوا میر صاحب کی وفات سلسلہ کا نقصان ہے اور اتنا بڑا نقصان ہے۔ کہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اس نقصان کا پورا کرنا آسان نہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اس طرز کے تھے۔ ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب اور تیسرے میر محمد اسحاق صاحب اس رنگ میں رنگین تھے۔ اور ان کی وفات کا بڑا صدمہ اس وجہ سے بھی ہے کہ ان جیسے اور لوگ جماعت میں موجود نہیں....."

(الفضل یکم اپریل 1944ء ص 1)

حضرت فتح محمد صاحب سیال

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ کی وفات پر فرماتے ہیں:۔

"میر صاحب کی وفات قابل رشک ہے میرے وہ بچپن کے ساتھی تھے۔ قریباً پچیس سال ہمیں مل کر کام کرنے کا موقع ملا اور کسی شخص کے محاسن جتنے اس کے رفقاء پر ظاہر ہو سکتے ہیں وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسروں پر نہیں ہو سکتے میر صاحب مرحوم نہایت ذکی۔ فہیم اور صائب الرائے انسان تھے مجھے ان پر اتنا اعتماد تھا کہ جس مجلس میں وہ موجود ہوتے میں اس میں بے فکر رہتا تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ آج ہم جو فیصلہ کریں گے وہ درست ہو گا۔ جس شام کو مرحوم بیمار ہوئے اس روز ساڑھے پانچ بجے تک میرے ساتھ رہے اور جلسہ لدھیانہ کے انتظامات کا ذکر رہا۔ آخری بات جو مرحوم نے مجھ سے کی یہ تھی کہ ہماری نمازوں کے محفوظ ہونے کا انتظام ہونا ضروری ہے اگر ریزرو گاڑی کا انتظام ہو جائے تو نماز میں نقص نہیں ہو سکتا۔ آپ کبھی گھبراتے نہ تھے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ساتھیوں سے لڑ پڑتے ہیں اور چڑچڑا پن دکھاتے ہیں مگر مرحوم ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ اب بھی ان کا چہرہ مسکراتا ہوا ہی میری آنکھوں کے سامنے پھرتا ہے۔"

(الفضل 29- مارچ 1944ء ص1)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب آپ کے محامد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں حضرت میر صاحب مرحوم کو بچپن سے جانتا ہوں آپ نہایت ذہین اور عقلمند انسان تھے۔ آپ کی تعلیم و تربیت حضرت مسیح موعود کے خاندان میں ہوئی تھی اور ان میں اور حضور کے بیٹوں میں کوئی فرق نہ کر سکتا تھا۔ حضرت نانا جان مرحوم نے جو نیک کام جاری کئے تھے میر صاحب مرحوم نے بھی ان کو جاری رکھا۔ ناظر ضیافت کے فرائض آپ ایسی عمدگی سے ادا کرتے رہے کہ ہم لوگ اس پر حیران ہوا کرتے تھے کہ وہ اتنا کام کس طرح کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں آپ نے کبھی الاؤنس نہیں لیا۔ بارہا یہ سوال مجلس میں پیش ہوا کہ ان کے ذمہ کام بہت ہے نظارت ضیافت کا کچھ الاؤنس ان کو دیا جائے مگر انہوں نے ہمیشہ انکار کیا۔ بہت بردبار اور متحمل انسان تھے۔ میں نے کبھی ان کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ ہمیشہ اپنی رائے پر قائم رہتے تھے مگر اختلاف رائے پر ناراض نہ ہوتے تھے۔ مجلس میں ان پر اس قدر اعتماد تھا کہ میں تو کئی بار کہا کرتا تھا کہ میر صاحب آپ لکھتے جائیں ہم دستخط کر دیں گے۔

ان کے سپرد کئی کام تھے۔ ہیڈ ماسٹری اور نظارت ضیافت کے علاوہ قاضی بھی تھے دارالشیوخ کے مہتمم تھے، انجمن کے ممبر تھے، پھر درس دیتے تھے اور اس طرح ان کے دماغ پر اتنا بوجھ تھا کہ جسے ان کا جسم برداشت نہ کر سکا اور وہ وفات پا گئے۔"

(الفضل 29- مارچ 1944ء ص1)

حضرت ملک غلام فرید صاحب

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے حضرت میر صاحب کے محامد کا ذکر بایں الفاظ فرمایا:-

"میر صاحب جو ہماری مجالس کی رونق اور کرسئ صدارت کی زینت بنا کرتے تھے جن کی تقریر سننے کے لئے لوگ اس طرح کھنچے چلے آتے تھے جس طرح مقناطیس کی طرف لوہا کھنچا آتا ہے۔ ہم سے جدا ہو گئے۔ مرحوم بڑی عظمت کے مالک تھے..... مرحوم بہت بڑے خطیب اور مقرر تھے۔ عرصہ ہوا میں نے ایک رسالہ میں ان لیکچراروں کی فہرست پڑھی جن کی تقریر کو شارٹ ہینڈ میں لکھنا ممکن نہیں ان میں..... دوسرے نمبر پر مرحوم میر صاحب کا نام تھا۔ میں نے خود حضرت خلیفہ اول سے سنا کہ کوئی قابل سے قابل آدمی بھی اگر قرآن کریم پر اعتراض کرے تو میں اسے دو منٹ میں خاموش کرا سکتا ہوں مگر میر محمد اسحاق جب مجلس میں بیٹھے ہوں تو میں بہت احتیاط سے بات کرتا ہوں۔ آپ بعض ایسی خوبیاں رکھتے ہیں جو ایک دوسری کی ضد ہیں مثلاً عام طور پر فلسفی اور منطقی قوت عملی بہت کم رکھتے ہیں مگر آپ میں یہ دونوں صفات تھیں۔

آپ غریبوں کے بے حد ہمدرد تھے ایک روز آپ احمدیہ چوک میں کھڑے تھے کہ دارالشیوخ کے بچے نماز کے لئے گذرے۔ آپ نے مولوی علی محمد صاحب اجمیری سے فرمایا کہ مولوی صاحب یہ میرا باغ ہے۔ ان کی خدمت سے زیادہ میرے لئے خوشکن کام کوئی اور نہیں۔ دارالشیوخ میں بعض بچے اندھے ہیں ایک کی آنکھیں اور ناک بھی خراب ہے آپ لاہور کے جلسہ پر گئے تو وہاں وقت نکال کر ایک ڈاکٹر سے ملے اور اس سے پوچھا کہ اس طرح ایک بچہ ہے کیا اس کی آنکھیں اور ناک کو درست کیا جا سکتا ہے اور یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔"

(الفضل 29- مارچ 1944ء ص2)

حضرت زین العابدین صاحب

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ قادیان نے آپ کی بے نظیر قوت گویائی اور معقولی اور منقولی علوم سے بہرہ ور ہونے اور ان تھک محنت کو حسب ذیل الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا:-

"مجھے قریباً 22 سال مرحوم کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحوم کی قوت گویائی زبردست تھی۔ جب بات کرتے تو معقولات نہ صرف مجسم صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتے بلکہ جذبات بھی آپ کی آنکھوں سے آب رواں بن کر بہہ پڑتے۔ اور دوسرے دلوں میں وہی اثر پیدا کر دیتا جو آپ کے دل میں ہوتا۔ انجمن میں جب کوئی مشکل سوال پیدا ہوتا تو فوراً اسے احسن صورت میں حل کر دیتے۔ جلسہ ہوشیار پور کے بعد میں نے اکثر مرحوم کو اداس دیکھا اور اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا میں تھکا ہوا سا ہوں۔ میں نے کہا آپ آرام کریں ایسا نہ ہو صحت زیادہ خراب ہو جائے تو جواب دیا:- کہ "بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی چند روزہ زندگی ہے جو بھی خدمت ہو سکے غنیمت ہے معلوم نہیں کس خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔" جس روز بیمار ہوئے ہیں اس روز بھی مجلس میں شریک ہوئے اور معاملات کے طے کرنے میں پوری دلچسپی لی۔ میرے پاس مکان پر گیارہ بجے کے قریب مبارک باد کہنے کے لئے تشریف لائے اور یہ دیکھ کر کہ آپ بیمار ہیں بخار اور سر درد کی شکایت ہے میں نے دو تین دفعہ کہا۔ کہ آپ آرام کریں بلکہ چاہا کہ میں رخصت لے لوں اور اس بہانہ سے انہیں گھر پر روک رکھوں تا انہیں آرام کا موقعہ ملے مگر نہیں مانے اور فرمایا "کام سے طبیعت بہلتی ہے مدرسہ میں امتحانات ہیں کچھ مہمان خانہ کا بھی کام ہے۔ وہیں کچھ آرام کر لوں گا" آپ نے میرا مشورہ مانا نہیں۔ میرا خیال تھا کہ آپ صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس میں بوجہ بیمار ہونے کے تشریف نہیں لا سکیں گے مگر جب مجلس معتمدین کے اجلاس میں گیا تو دیکھا کہ میر صاحب موصوف وہاں پہلے سے موجود ہیں وہ مجلس میں محفل کی رونق تھے جو آج بے رونق ہے ان کے بچپن کا زمانہ بھی مجھے یاد ہے جب وہ دبلے پتلے سے تھے اور نچلا بیٹھنا نہیں جانتے تھے پھر وہ وقت بھی دیکھا کہ جب خلیفہ اول سے تعلیم حاصل کرتے تھے خلیفہ اول کو میں نے یہ فرماتے سنا میر صاحب جب آتے ہیں تو میں محتاط ہو جاتا ہوں یعنی سلسلہ اعتراضات جب ان کی طرف سے شروع ہو جاتا تو آپ کو مسکت جواب دینے میں مشکل سی محسوس ہوتی۔ وزنی اور معقول اعتراض ہوتے۔ قوت منطقی ان کی غیر معمولی تھی یہی شان ان کی مجلس میں ہمارے ساتھ رہی۔"

(الفضل 29- مارچ 1944ء ص2)

حضرت عبدالرحیم درد صاحب

آپ وسیع القلب فراخ حوصلہ اور قوت برداشت کے مالک تھے۔ نظام سلسلہ کا بے حد احترام اور پابندی کرتے۔ آپ کی انہی صفات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبدالرحیم صاحب درد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے آپ کو بایں الفاظ خراج تحسین پیش کیا!

"مجھے کئی حیثیتوں میں میر صاحب کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ مجلس میں کئی بار اختلاف رائے ہوا مگر میں نے مرحوم کے دل پر کبھی اس کا اثر محسوس نہیں کیا پھر ایک زمانہ میں میں ناظر تعلیم و تربیت تھا اور مرحوم ہیڈ ماسٹر تھے اور اس کے باوجود مجلس کے ممبر بھی تھے میں نے ہمیشہ دیکھا کہ دیگر معاملات میں تو مرحوم میری رائے کے ساتھ بعض اوقات اختلاف کر لیتے مگر محکمانہ سوال ہوتا تو ناظر کی رائے سے ہرگز اختلاف نہ کرتے۔ تقویٰ اللہ اور نظام کی شدید پابندی کے جذبہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں اور یہ مثال میرے لئے قابل تقلید ہے۔ اختلاف رائے کے موقع پر بھی جو فیصلہ ہو جاتا مرحوم دیانتداری سے اس کی پابندی کرتے۔

مرحوم ناظر ضیافت تھے انجمن کی طرف سے تقاضا ہوتا تھا کہ خرچ کم کیا جائے۔ مرحوم نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے چنانچہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی جس کا میں بھی ممبر تھا۔ کمیٹی نے جانچ پڑتال کے بعد بعض لوگوں کے متعلق کہا کہ یہ نہ غرباء میں داخل ہیں اور نہ مہمان ہیں یہ لنگر خانہ سے کیوں کھانا کھاتے ہیں مرحوم نے فرمایا آپ لوگ جو فیصلہ کریں گے میں اس کی تعمیل کروں گا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے آپ حضرت مسیح موعود کے لنگر سے کسی کا کھانا بند کروں۔"

(الفضل 29- مارچ 1944ء ص2)

حضرت میر صاحب کی یگانہ حیثیت

زمانہ طالب علمی میں یوں تو ہمیں یہ سعادت حاصل رہی کہ ہمارے تقریباً تمام اساتذہ کرام کو حضرت مسیح موعود کے صحبت یافتہ ہونے کا شرف حاصل تھا اور ہر ایک ہی ان میں سے منارۂ علم تھا لیکن پھر بھی حضرت میر صاحب کا انداز ہی اور تھا آپ کو حضرت مسیح موعود کی ذاتی تربیت حاصل ہونے کے باعث احمدیت کے عقائد میں بے حد پختگی حاصل تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد بعض کمزور طبع لوگوں نے سلسلہ خلافت سے متعلق اندر ہی اندر زہریلا پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا اور یہ زہریلا پھوڑا اندر ہی اندر بھرتا رہا۔ حضرت میر صاحب مرحوم نے اپنی ذہانت سے سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے بارہ میں چند سوالات لکھ کر حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں ان پر روشنی ڈالنے کے لئے پیش کئے۔ آپ نے ان سوالات کا خود جواب دینے کی بجائے مولوی محمد علی صاحب جو سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان تھے بھجوا دئے۔ ان کی طرف سے جو جواب موصول ہوا اس سے خلافت سے متعلق ان کے خیالات الم نشرح ہو گئے اور آپ نے اس طرح اس پھوڑے کا علاج فرمایا اور سلسلہ میں مسئلہ خلافت کو مستحکم کرنے کا موجب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے منافقین اور شرپسندوں کو جماعت میں فتنہ کھڑا کرنے میں ناکام فرمایا اور ان کی تمام امیدیں خاک میں ملا دیں۔ اس طرح حضرت میر صاحب مرحوم کا یہ کارنامہ سلسلہ کی تاریخ میں شاندار سنگ میل ثابت ہوا جو کہ ان کی خداداد ذہنی جلا کی واضح مثال ہے۔

اللہ پر توکل

حضرت میر صاحب کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر بھروسہ اور کامل توکل تھا کہ آپ نے اپنی بیماری کے ایام میں اپنی صحت کے لئے احباب جماعت کے نام جو اپیل کی تھی اس میں بھی مادی اسباب پر بھروسہ رکھنے کی بجائے صرف اللہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابو فائز احمد

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

نظام عدل کی تباہی

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمان رمدے نے کہا ہے کہ نظام عدل کا بیڑا غرق ہو چکا ہے۔ اگر کوئی یہ ڈھنڈورا پیٹے کہ نظام عدل میں خرابی نہیں ہے۔ تو یہ غلط ہے۔ نظام تباہ ہو چکا ہے۔ اور صرف ججز اور وکلاء کی اس سے روزی وابستہ ہونے کی وجہ سے چل رہا ہے۔

(روزنامہ جرأت لاہور 13-جون 99ء)

روزنامہ دن کے مطابق انہوں نے کہا کہ "اکثر وکلاء انصاف کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ خدا کو جوابدہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا ہم سب کا فرض ہے کہ معاشرے میں ہونے والے ظلم و استبداد کے انسداد کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ رٹ پٹیشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب صرف اس قسم کی رٹیں آنی باقی ہیں کہ میری بھینس دودھ نہیں دیتی باقی ہر قسم کی رٹیں آچکی ہیں۔

(روزنامہ دن 13-جون 99ء)

روزنامہ پاکستان کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا کہ عدلیہ کا بیڑہ غرق ہو چکا ہے۔ پورا معاشرہ ہی عورتوں کے چکر میں ہے۔ ملتان میں نوے فیصد مقدمات عورتوں کے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان 13-جون 99ء)

نفاذ اسلام کی صورت حال

روزنامہ "پاکستان" کے کالم نویس ڈاکٹر وحید قریشی 10-جون 99ء کے کالم "پاکستان میں نفاذ اسلام..... یا چناں کن یا چنیں" کے تحت موجودہ صورت حال کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اس وقت تک نواز شریف اپنی بعض حلیف جماعتوں سے الگ ہو چکے ہیں اور نفاذ اسلام کے لئے بے چین ہیں اور وہ موقع جو انہیں چند برس پہلے مل سکتا تھا' اس سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ نفاذ شریعت کے قانون کو نافذ کرنے کیلئے جس دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہے' وہ انہیں دینی جماعتوں کے تعاون سے شاید اسمبلی میں تو حاصل ہو سکتی ہے' لیکن سینٹ میں ان کی پوزیشن کمزور ہے اسی لئے نفاذ اسلام کے دعووں کے باوجود وہ ابھی تک شریعت ایکٹ منظور کرا کر عوام کے سامنے نہیں لا سکے۔ اسلام کے ساتھ اپنی بیش از بیش وابستگی کے باوجود وہ نفاذ اسلام کو عملی طور پر ملک کے سامنے پیش نہیں کر پائے۔ یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب مسلم لیگ اپنی جڑیں دوبارہ عوام میں بحال کرے گی اور نفاذ اسلام کا مطالبہ پورے پاکستان کا مطالبہ بن جائے گا۔ اگر پاکستان میں نفاذ اسلام ضروری ہے تو نفاذ اسلام کے بارے میں بہت واضح موقف پیش نظر رکھنا پڑے گا۔ نواز شریف کے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ (الف) نواز شریف جملہ فرقہ بندیوں سے بالا ہو کر نفاذ اسلام کی کوشش کریں اور فقہ اسلامی کی تدوین نو میں کسی ایک فرقے کی طرف جھکاؤ کی بجائے نئے حالات میں اسلام کی تعمیر نو کریں۔ یہ علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کا راستہ ہو گا۔

(ب) دوسرا راستہ ضیاء الحق کا ہے کہ سنی اسلام اور فقہ حنفیہ کو بنیاد مان کر (جو اکثریتی آبادی کا مسلک ہے) نفاذ اسلام کی کوشش کریں اور دوسرے فرقوں کو ان کے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی اجازت دے دیں۔ فیصلہ نواز شریف اور ان کے رفقاء کے ہاتھ میں ہے۔

یا چناں کن یا چنیں

جماعت اسلامی خلاء پر کرے گی

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت اپنے معاشی ایجنڈے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ نئے بجٹ میں غیر حقیقت پسندانہ اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ملکی مسائل سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے اسے کھیل تماشوں میں لگا دیا ہے۔ پوری قوم کو جوئے کا عادی بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا موجودہ مخدوش حالات میں بھی حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہی ہے۔ جماعت اسلامی نے پہلے ہی دن اپنا موقف واضح کر دیا تھا۔ عوام کو نئی قیادت کی تلاش ہے۔ جماعت اسلامی کو یہ خلاء پر کرنے کے لئے آگے آنا ہو گا۔

(روزنامہ جرأت 14-جون 99ء)

اشاعت عیسائیت کیلئے 920 ملین ڈالر

اسلام آباد (MLI) اسلام کے خلاف عیسائیت کے غلبے کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہوئے امریکہ اور یورپ نے 920 ملین ڈالر مختص کر دیئے ہیں۔ جو آئندہ استعمال کئے جائیں گے۔ جبکہ جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے 9137 مواصلاتی چینل اور 86 لاکھ مبلغین اسی کام کے لئے مختص کئے جا رہے ہیں۔

اس فکری اور مذہبی یلغار میں شرق الاوسط اور عالم اسلام کے علاوہ مشرق بعید وسطی ایشیا اور بلتستان کے علاقے شامل کئے گئے ہیں ایک رپورٹ کے مطابق

2000ء تک غیر عیسائی لوگوں کے تناسب میں ایک بلین تک اضافہ ہو گا جبکہ 2020ء تک اس میں 1ء4 بلین تک اضافہ ہو جائے گا اس ضمن میں عالمی تنظیموں نے 2003ء تک فروغ عیسائیت کے لئے دنیا میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد کرنے کا پروگرام وضع کیا ہے۔ یاد رہے کہ 1997ء تک بوسنیا کے علاقے سے ایک لاکھ 90 ہزار مسلمان لاوارث بچوں کو عیسائی مشنری تنظیموں نے کفالت کی غرض سے جرمنی' تھائی لینڈ' آسٹریلیا' اور فرانس منتقل کیا یقیناً اب یہ بچے مسلمان نہیں ہوں گے۔

(روزنامہ "جرأت" 10-جون 99ء)

محبتوں کا شاعر

ماہنامہ "سیپ" کراچی کے مدیر جناب نسیم درانی صاحب نے اپنی ایک تحریر میں نامور ملکی شاعر محترم عبید اللہ علیم صاحب کو ان الفاظ میں خراج تحسن پیش کیا۔ چنانچہ لکھا۔

"وہ نرم دل اور حساس بھی ہے' بدتمیز بھی اور بدمزاج بھی' کھلنڈرا اور فقرے باز بھی ہے اور ایک ماہر اداکار بھی' ندیدے بچوں کی طرح محبت کا متمنی بھی ہے اور اس سے اغماض کا طالب بھی' اپنی ہر ملازمت سے بیزار بھی اور اسی کے استحکام کے لئے بے چین اور خواہش مند بھی۔ شاہ خرچ بھی ہے اور ضرورتوں کے لئے ہمہ وقت پریشان بھی۔ علیم کے یہ رنگ کہیں بہت زیادہ شوخ ہیں اور کہیں دھیمے اور کہیں مور کے پاؤں' ان تمام رنگوں میں جو نمایاں رنگ اس کی شخصیت میں اور اس کی شخصیت سے مجھے نظر آتا ہے وہ محبت کا رنگ ہے اور یہی رنگ تمام رنگوں میں بڑا پختہ اور جاندار ہے.....

علیم کی شخصیت اور فن کے رنگ جدا جدا ہیں لیکن علیم کی شاعری سیدھے سچے جذبات اور نازک احساسات سے مرکب ہے۔ جو پگھلی ہوئی آگ کی طرح دل میں اترتی معلوم ہوتی ہے اور سینے میں چراغ سے جلنے لگتے ہیں۔ مجھ پر علیم کی شاعری کا جو مجموعی تاثر مرتب ہوا ہے وہ ایک جوگی کے سفر کی طرح ہے۔ جو رات کے پچھلے پہر گھٹاٹوپ اندھیرے میں ایک عزم کے ساتھ منزل کی جانب چلا اور صبح کاذب کے وقت ایک ٹھیکی لے کر پھر آگے کی جانب روانہ ہو چکا ہو۔ "چاند چہرہ ستارہ آنکھیں" علیم کی صبح کاذب کے وقت ایک ایسی ہی ٹھیکی ہے جس میں گریۂ سحری بھی ہے اور آہِ نیم شبی بھی۔

"چاند چہرہ ستارہ آنکھیں" کی اشاعت سے مجھے اپنی مردہ پرستی کی روایات کی زنجیریں بھی کٹتی نظر آئیں۔ ناخن کے قرض کی ادائیگی میرا فرض تھا لیکن یوں لگتا ہے کہ میں اب آئندہ علیم پر مضمون لکھ کر اردو شاعری میں خلا پیدا ہو جانے کی نشاندھی کے فرض سے محروم رہوں گا۔ کہ اس کے مجموعے "چاند چہرہ ستارہ آنکھیں" نے علیم کو ایک طویل زندگی بخش دی ہے جہاں تک میری طبعی زندگی نہیں پہنچ سکتی"۔

(ماہنامہ "سیپ" کراچی اگست' ستمبر 98ء ص 231-232)

زوال کے اسباب

جناب پروفیسر علی حسن مظفر صاحب لکھتے ہیں۔

"میں نے آج سے دس سال قبل 1987ء میں ایک کتاب "جاگ مسلمان جاگ" لکھی تھی۔ اس میں میں نے مسلمانوں کے زوال کے اسباب کو سادہ لفظوں میں اس طرح بیان کیا تھا۔

- قرآن کو بلا سمجھے پڑھنا' اور یقین رکھنا کہ خالی آیات کا پڑھنا ہی دین و دنیا کی بھلائی کے لئے کافی ہے۔
- مبلغین کا صرف ان ہی آیات پر زور دینا جن کا تعلق عبادات' جنت دوزخ سے ہے اور تسخیر کائنات و تحقیق و تجسس کی آیات کو نظر انداز کرنا۔
- توکل اور تقدیر کی آڑ میں محنت اور مشقت میں تساہل برتنا اور ہر وقت غیب سے امداد کا منتظر رہنا۔
- مبلغین کا زیادہ زور اعتقادات اور عبادات پر دینا اور معاملات یعنی خدمت انسان کی افضلیت کو نظر انداز کرنا۔
- یہ یقین رکھنا کہ کیونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے ہمارے سب کام خود اللہ کر دے گا۔ اس لئے دعا اور التجا ہی کافی ہے۔
- نبی کے بارے میں غلط تصورات کو ذہنوں پر مسلط کر لینا اور اس بناء پر قوم کو گروہوں اور فرقوں میں بانٹ دینا۔
- ملاؤں' پیروں' اماموں اور پیشواؤں کی تقلید کو اس لئے ضروری سمجھنا کہ وہ قیامت کے دن ان کی بخشش کا ذریعہ ہوں گے۔
- قرآن کو انقلاب کی کتاب سمجھنے کی بجائے ثواب کی کتاب سمجھنا اور اس کی تلاوت کو مردے بخشوانے کا ذریعہ بنانا۔
- روشن تعلیم اور انقلابی سوچ دینے والے کو دین سے خارج سمجھنا اور ان پر کفر کے فتوے صادر کرنا۔
- ہمارے ملاؤں اور مبلغوں کا دین پر اپنی اجارہ داری سمجھنا اور اسے اپنے لئے ذریعہ معاش بنانا۔

یہ ہیں وہ اسباب جن کی وجہ سے آج مسلمان تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا' زندہ رہنے کے لئے خوراک' دشمن کے حملوں سے بچنے کے لئے اسلحہ اور بیماریوں سے بچنے کے لئے دوائیاں اور آلات سرجری تک حاصل کرنے کے لئے غیروں کا محتاج نظر آتا ہے۔"

(کتاب "اکیسویں صدی اور ہمارے علماء" ص 272' 273)

زیورات

منیلا (اف پ) فلپائن کی حکومت نے سابق خاتون اول امیلڈا مارکوس کے زیورات فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے حکام نے بتایا کہ زیورات کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم سے ملکی خزانے پر مثبت اثر پڑے گا۔ وزیر مالیات "جوئیل بنارس" نے کہا کہ زیورات سے قریباً ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی رقم حاصل کی ہو گی۔

(روزنامہ نوائے وقت 31-اکتوبر 1998ء)

★.....★.....★.....★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر32202 میں ڈاکٹر خالد محمود ولد غلام محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس ہومیو مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر خالد محمود نزد امام کوٹ حافظ آباد شہر گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر نصیر احمد شریف وصیت نمبر 26218 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید حافظ آباد۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32203 میں امتہ الثانی زوجہ ڈاکٹر نصیر احمد شریف قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 127/13 محلہ حسین پورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- طلائی سیٹ وزنی 3 تولہ مالیتی -/18000 روپے۔ 2- نقد رقم -/2000 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الثانی 127/13 محلہ حسین پورہ حافظ آباد گواہ شد نمبر1 شریف احمد پیر کوٹی وصیت نمبر19631 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر نصیر احمد شریف وصیت نمبر 26218۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32204 میں سعدیہ حناء زوجہ رضوان احمد ہارون قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرقی کالونی وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزنی 15 تولہ مالیتی -/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ حناء دارالصدر جنوبی ربوہ حال وہاڑی گواہ شد نمبر1 سید سعید الحسن مربی سلسلہ وہاڑی گواہ شد نمبر2 رضوان احمد ہارون خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32205 میں شگفتہ جبین زوجہ مشتاق احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت 1965ء ساکن چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات طلائی سوا سات تولہ مالیتی -/32600 روپے۔ اور زیورات طلائی اڑھائی تولہ مالیتی -/11300 روپے۔ کل جائیداد یعنی کل زیورات طلائی پونے دس تولہ مالیتی -/43900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شگفتہ جبین چک نمبر56/4-R ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 اسلام احمد شمس مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 مشتاق احمد باجوہ خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32206 میں ناصر احمد چٹھہ ولد چوہدری غلام مصطفیٰ چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ زمینداری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر184/7-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع چک نمبر184/7-R ضلع بہاولنگر مالیتی -/140000 روپے۔ اور دو راس بھینس مالیتی -/32000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 روپے سالانہ بصورت کاشت زمین والد صاحب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد چٹھہ چک نمبر184/7-R ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 چوہدری غلام مصطفیٰ وصیت نمبر13912 والد موصی گواہ شد نمبر2 نذیر احمد خادم وصیت نمبر19485۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32207 میں طاہرہ ناصر زوجہ ناصر احمد چٹھہ قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر184/7-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع چک نمبر164/7-R ضلع بہاولنگر مالیتی -/75000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزنی 4 تولہ مالیتی -/21600 روپے۔ 3- حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طاہرہ ناصر چک نمبر184/7-R ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 غلام مصطفیٰ وصیت نمبر13912 گواہ شد نمبر2 ناصر احمد چٹھہ خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

تعالیٰ کی ذات پر ہی بھروسہ کا یقین ظاہر فرمایا اور دعا کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر اعتماد رکھتے ہوئے دعا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت میر صاحب مرحوم نے یہ تحریک دعا بعنوان "صحت کے لئے ایک ہی شافی مطلق سے التجا" الفضل میں شائع کروائی جس میں فرماتے ہیں:-

"میں امیدوں سے بھرے ہوئے دل سے اسی کے حضور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اے شافی مطلق تو اس عاجز بندے کو شفا کامل و عاجل و اجل عطا فرما اور تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اس سچے بادشاہ سے دردِ دل سے عرض کریں کہ وہ مجھے اس لئے شفا بخشے کہ میں تندرست ہوتے ہی چوبیس گھنٹے اس کے بندوں کی علمی اور عملی خدمت بجالا کر اس کی سچی سرکار کو خوش کرکے اپنے لئے ہمیشہ کی نجات اور دائمی جنت حاصل کرسکوں اور میرا انجام ایسا اچھا ہو کہ اور فرشتے تو کیا جبریل بھی مجھ پر رشک کریں۔ آمین یارب العالمین"

(الفضل قادیان 2- اگست 1940ء ص 6)

حضرت میر صاحب نے اپنے طلبہ میں ساری عمر ہی قرآن مجید اور حدیث شریف کے درسوں کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنے سامعین اور شاگردوں کے سامنے اسوۂ نبوی کو باحسن وجوہ بیان فرمایا اور انہیں اس پر عمر بھر چلتے رہنے کی راہنمائی فرمائی۔ اس طرح فرمان نبوی کے مطابق کہ جو استاد اپنے شاگردوں کو اچھی بات بتائے اور وہ اس پر عمل پیرا رہیں تو ان کے اعمال حسنہ کا ثواب استاد کو بھی ملتا ہے۔ اس طرح ہم یعنی آپ کے تمام شاگردوں سے جو بھی اچھے عمل سرزد ہوئے ان کا ثواب حضرت میر صاحب مرحوم کو تا قیامت ملتا رہے گا۔ نعم ما قیل

"شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے"

آسمان احمدیت کا یہ درخشندہ ستارہ آخر دم تک خدمت سلسلہ میں مصروف رہتے ہوئے بقضائے الٰہی غروب ہو کر بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت مسیح موعود کے قرب اور اپنے والد ماجد کے پاؤں میں مدفون ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے حساب فضلوں اور رحمتوں سے اپنے قرب خاص میں رکھے اور ان کی آل اولاد کو بھی اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلنے والے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی بنادے۔ اللھم آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی

○ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزہ ثمینہ قمر بنت مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ جو خاکسار کی نواسی ہیں میٹرک کے امتحان میں 723 نمبر حاصل کرکے نہ صرف نصرت گرلز سکول میں اول آئی ہیں بلکہ ربوہ کے باقی سکولز میں بھی اول پوزیشن حاصل کی ہے عزیزہ نے پانچویں جماعت اور مڈل میں بھی وظیفہ حاصل کیا تھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ اعزاز مبارک ثابت کرے اور دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکم نعیم طاہر سون صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی محمد عابد صاحب مقیم من ہائم کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 29-6-99 کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ عزیزہ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت قاضی محمد عبداللہ آف کلاسوالہ سیالکوٹ کی پوتی اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت محمد حسین صاحب عہدی پوری کی نواسی ہے۔ عزیزہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام دانیہ عابد عطا فرمایا ہے۔ احباب سے بچی کی صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری اعجاز ضیاء صاحب ابن مکرم ضیاء الدین چوہدری صاحب لالہ موسےٰ ضلع گجرات کو مورخہ 9-6-99 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام فراز احمد ضیاء عطا فرمایا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے راحت کا موجب بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب اعوان دارالیمن ربوہ لکھتی ہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ مورخہ 21-20 جون 99ء کی درمیانی شب قادیان میں خاکسارہ کی والدہ محترمہ مختار بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش اچانک وفات پاگئیں مرحومہ کافی عرصہ سے دل کے عارضہ سے فراش تھیں۔ چند ماہ قبل میرا بھائی عزیز ہمایوں کبیر مورخہ 98-11-23 کو سکوٹر کے ایک حادثہ کے بعد فوت ہو گیا تھا۔ اس صدمہ کی وجہ سے میرے والد محترم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش مورخہ 99-2-10 کو وفات پا گئے تھے۔ اور اب والدہ وفات پاگئیں۔

اب گھر میں میری بھابھی شاذیہ ہمایوں صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دارالنصر ربوہ اپنے دو چھوٹے چھوٹے بچوں (ایک بہن اور ایک بھائی) کے ساتھ رہتی ہیں یہ صدمات دونوں خاندانوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ہم پسماندگان کا اللہ تعالیٰ خود کفیل ہو۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم عبدالکبیر صاحب بابت ترکہ مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب)

مکرم عبدالکبیر صاحب ابن مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب ساکن مکان نمبر 10-B/20 دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ اور دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کی جائیداد حسب ذیل ہے:-

1- رقم مبلغ 3894/56 روپے جو امانت ذاتی 3965/9-129 دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے۔

2- اراضی/ مکان نمبر 10-B/20 دارالرحمت شرقی الف ربوہ برقبہ 2 کنال میں سے موصوف کا حصہ 10 مرلہ ہے۔

3- قطعہ نمبر 39/19 دارالنصر شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلے درخواست میں یہ جائیداد مکرم عبدالکبیر صاحب کے نام منتقل کئے جانے کی استدعا کی گئی ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ امتہ الرشید صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ بشریٰ مسرت صاحبہ (بیٹی)
3- محترمہ کوثر پروین صاحبہ (بیٹی)
4- محترمہ ثمینہ خالدہ صاحبہ (بیٹی)
5- عابدہ فوزیہ صاحبہ (بیٹی)
6- مکرم عبدالکبیر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کی معذرت

امریکہ نے ایک سفارتی غلطی کی معذرت کر دی ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف اور صدر کلنٹن کی ملاقات کے بعد یہ طے پایا تھا کہ کوئی فریق پریس کے سامنے نہیں جائے گا۔ اس کے باوجود امریکی ترجمان نے پریس کو معلومات دیں۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ پاکستان نے مجاہدین کو واپس بلانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ امریکی حکومت نے اسکی تردید کر دی ہے۔

کارگل سے انخلاء چاہتے ہیں

امریکہ نے پاکستانی وزیر خارجہ سرتاج عزیز کا وہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے کہ امریکہ کارگل سے پہلے سیاچن خالی کروائے۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ ہم کارگل سے مجاہدین کا انخلاء چاہتے ہیں۔ مجاہدین کو پاک فوج کا مکمل تعاون حاصل ہے انہیں ٹرانسپورٹ، خوراک اور اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ بھارت نے اعلان لاہور کے تحت مذاکرات کا عندیہ دیا ہے۔ 50 سالہ مسئلہ اب حل ہونا چاہئے۔

بھارت کا اسرائیل سے معاہدہ

بھارت نے جدید توپیں حاصل کرنے کے لئے اسرائیل سے معاہدہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ پولینڈ سے 12- تربیتی طیارے بھی حاصل کر لئے گئے ہیں۔ بھارت پولینڈ سے ایم 96- جیٹ طیارے بھی خریدنا چاہتا ہے۔

اسامہ بن لادن کے خلاف کارروائی کی دھمکی

امریکہ نے افغانستان میں اسامہ بن لادن کے خلاف فوجی کارروائی کی دھمکی دے دی ہے امریکی شہریوں کو افغانستان کا سفر اختیار کرنے سے روک دیا گیا۔ مذاکرات میں امریکی سفارت خانہ 14ویں روز بھی بند رہا۔

پاکستان ہمیں کمزور نہ سمجھے

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم علاقے میں امن چاہتے ہیں۔ لیکن پاکستان ہمیں کمزور نہ سمجھے۔ پاکستان بھارت کو مسلسل اکسا رہا ہے۔ چھاپہ ماروں کی واپسی تک کارگل پر حملے جاری رہیں گے۔ نگران وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ پاکستان جلد چھاپہ ماروں کو واپس بلالے گا۔

ٹائمز کی خبریں

ممتاز امریکی جریدے ٹائمز نے کہا ہے کہ نواز شریف کو ایٹمی حملہ کے خدشہ پر واشنگٹن کا ہنگامی دورہ کرنا پڑا۔ ایٹمی جنگ ہوئی تو دنیا کی ایک چوتھائی آبادی ختم ہو جائے گی۔

ایک مزید یقین دہانی

آل انڈیا ریڈیو نے ایک اخبار ایشین ایج کے حوالے سے خبر دی ہے کہ نواز شریف نے عرب مجاہد اسامہ بن لادن کو بھی امریکہ کے حوالے کرنے کی یقین دہانی کرا دی ہے۔ یہ بات اس سے واضح ہے کہ افغانستان پر پابندیاں لگانے کا اعلان نواز شریف کی امریکہ موجودگی کے دوران کیا گیا۔

46- کروڑ تاوان ادا کیا جائے

افغانستان کے شمالی اتحاد کے سربراہ احمد شاہ مسعود نے 312 پاکستانی قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں 46 کروڑ تاوان مانگ لیا ہے۔

امریکہ میں بھی لوڈشیڈنگ

مشرقی امریکہ کی ریاست فلاڈلفیا میں شدید گرمی اور لوڈشیڈنگ سے 71- افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر بوڑھے افراد شامل ہیں۔ جو اینٹوں سے بنے مکانوں میں رہائش پذیر تھے۔ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ تک پہنچ چکا ہے۔

لیبیا دہشت گردی سے خارج

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ اگر لیبیا نے دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی مدد جاری رکھی تو اسے دہشت گرد ممالک کی فہرست سے جلد نکال دیں گے۔

سب سے بڑی اجتماعی قبر کی دریافت

کسووو میں سربوں کی درندگی کا شکار ہونے والے مسلمانوں کی سب سے بڑی اجتماعی قبر دریافت کی گئی ہے۔ اس قبر میں ساڑھے تین سو نعشیں پائی گئی ہیں۔ اٹلی کے امن دستے نے اس سلسلے میں عالمی جرائم کونسل کو اطلاع دے دی ہے۔

شام اسرائیل مصالحت

شام اور اسرائیل کے درمیان مصالحت کے لئے زبردست سفارتی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ حکومت شام کا کہنا ہے کہ قیام امن کے بارے میں نئے اسرائیلی وزیر اعظم کے تمام اقدامات کا مثبت جواب دیں گے۔

چاند پر چہل قدمی کرنے والا ہلاک

چاند پر چہل قدمی کرنے والا تیسرا انسان امریکہ کا سابق خلا باز پیٹ کانرڈ موٹر سائیکل کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ اس کی عمر 69 برس تھی۔

ہیلری کلنٹن کا بیان

امریکی صدر کی اہلیہ ہیلری کلنٹن کا ایک خط امریکی ذرائع ابلاغ میں اچھالا جا رہا ہے اس میں خاتون اول نے کہا ہے کہ وہ بیت المقدس کو اسرائیل کا ابدی اور ناقابل تقسیم دارالحکومت تسلیم کرتی ہیں۔ واضح رہے کہ مسز کلنٹن آجکل نیویارک سے سینٹ کا الیکشن لڑ رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 10 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 44 درجے سنٹی گریڈ
12-جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-19
13-جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-30
13-جولائی۔ طلوع آفتاب 5-10

مجاہدین سے اپیل کا فیصلہ

وفاقی کابینہ کی دفاعی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مجاہدین سے اپیل کی جائے کہ وہ کارگل کا مسئلہ حل کرنے میں مدد دیں۔ دفاعی کمیٹی کے اجلاس میں کہا گیا کہ عالمی برادری کی توجہ مسئلہ کشمیر کی طرف مبذول کرانے اور اس کے حل میں امریکہ کو ملوث کرنے کا مقصد حاصل ہو گیا ہے۔ کمیٹی کے اجلاس میں کہا گیا کہ بین الاقوامی برادری کو کشمیری عوام کی امنگوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فعال کردار ادا کرنے کا موقع دیا جائے مجاہدین کی کارروائی اور ملکی دفاع کے لئے مسلح افواج کی جرات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اجلاس کے بعد سیکرٹری خارجہ نے اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کی زیر صدارت اس اجلاس میں نواز کلٹن اعلامیہ پر اطمینان کا اظہار کیا گیا اور صدر کلنٹن سے نواز شریف کی ملاقات کو پاکستان کی سفارتی سرگرمیوں کا نقطہ عروج قرار دیا گیا۔

دفاعی کمیٹی کے شرکاء

کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے شرکاء میں تینوں مسلح افواج کے سربراہان' سیکرٹری خارجہ' سیکرٹری دفاع' وزیر خارجہ' وزیر خزانہ' وزیر داخلہ اور مذہبی امور کے وزیر راجہ ظفر الحق شامل تھے۔

200 بھارتی فوجی ہلاک

اعلان واشنگٹن کے بعد کشمیر کے مختلف محاذوں پر جنگ میں تیزی اور شدت آگئی ہے۔ بٹالک میں بھارتی فوجی کا سپلائی کیمپ تباہ کر دیا گیا۔ 200- بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کارگل' دراس اور بٹالک میں لڑائی میں شدت آگئی۔ مجاہدین نے تین اطراف سے حملے کر کے بھارتی فوجیوں کی لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ بھارتی طیاروں نے مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری کی۔ مجاہدین نے کاکسر میں بھارتی فوجی قافلے پر حملے کر کے 55 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔ بھارت نے اپنے فوجیوں کو اسلحہ سپلائی کرنے کے لئے ہیلی کاپٹر علاقے میں بھیج دیئے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ایک ہی خاندان کے 3- افراد سمیت 7 کشمیریوں کو شہید کر دیا۔ 26- جوانوں کو گرفتار کر کے عقوبت خانوں میں پہنچا دیا گیا۔

ٹائیگر تھری پر بھی قبضہ

مجاہدین نے کشمیر میں ٹائیگر ون اور ٹائیگر ٹو کے بعد ٹائیگر تھری پر بھی قبضہ کر لیا۔ تحریک جہاد کے 33 مجاہدین نے ٹائیگر ٹو سے نیچے اتر کر بھارتی فوج کو پسپا کر دیا۔

گجرات اور نکیال سیکٹر میں فائرنگ

گجرات اور نکیال سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے 3- افراد شہید اور 7 زخمی ہو گئے۔ پاکستانی فوج کی جوابی کارروائی سے کئی بھارتی بنکر تباہ کر دیئے گئے۔

عوامی جذبات کی قدر کریں

مجاہدین لشکر طیبہ کے مرکزی قائد حافظ سعید نے اسلام آباد میں لشکر طیبہ کے سینئر کمانڈروں کے اجلاس کے دوران کہا کہ نواز شریف کلنٹن کی بجائے عوامی جذبات کی قدر کریں۔ نواز شریف نے اپنی مقبولیت پر خود کلہاڑا چلایا ہے۔

ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے

معاہدہ واشنگٹن کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے جارے ہیں۔ پنجاب میں عوامی اتحاد نے مختلف شہروں میں مظاہرے کئے۔ اور پنجاب اسمبلی کے باہر دھرنا دیا۔ جماعت اسلامی نے مال روڈ پر ریلی نکالی اور حکومت کے خلاف نعرہ بازی کی۔ لاہور میں پولیس اور خواتین میں جھڑپ ہو گئی حکمرانوں کے پتلے جلائے گئے۔

اعظم طارق کا استقبال

سپاہ صحابہ کے مرکزی قائد مولانا اعظم طارق چار سال کی اسیری کے بعد رہا ہو کر جھنگ پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کے باہر رہنما اور کارکن موجود تھے۔ ضیاء قاسمی کی رہائش گاہ پر کارکنوں نے گاڑی کو اٹھا لیا۔ جھنگ میں سینکڑوں گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں پر مشتمل جلوس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی مولانا اعظم طارق نے کہا کہ قیام امن کے لئے حکومت سے تعاون جاری رہے گا۔

پیر پگاڑا کا بیان

سندھ کے سیاسی مذہبی لیڈر پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کشمیری' کشمیر سے پھر گیا۔ اب تبدیلی کے آثار سامنے نظر آنے لگے ہیں۔

سقوط ڈھاکہ سے بڑا سانحہ

عوامی اتحاد کی ریلی سے نوابزادہ نصر اللہ اور پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر راؤ اقبال نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نواز کلنٹن معاہدہ سقوط ڈھاکہ سے بڑا سانحہ ہے۔ یہ مشترکہ اعلامیہ پاکستان سے غداری اور قوم کے جذبات و احساسات کی نفی ہے۔

جنگ سے بچیں کارگل خالی نہ کریں

آئی ایس آئی کے سابق سربراہ ریٹائرڈ جنرل جاوید ناصر نے کہا ہے کہ جنگ سے بچیں مگر کارگل خالی نہ کریں پاکستان سفارتی محاذ پر ناکام رہا ہے۔

مون سون اور موسم سرما کا انتظار

پاکستان اور بھارت کی قیادتوں کو مون سون اور موسم سرما کی آمد کا انتظار ہے۔ کیونکہ اس موسم میں کارگل اور کشمیر کے اکثر محاذ ٹھنڈے پڑ جانے کی امید ہے۔

اعلان واشنگٹن اور سپریم کورٹ

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ اعلان واشنگٹن پر از خود نوٹس نہیں لے سکتی۔ یہ بڑے لوگوں کی باتیں ہیں۔ نہ میں سیاستدان ہوں اور نہ کوئی سیاسی بیان دینا چاہتا ہوں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کے کسی سینئر جج کو شرعی عدالت میں بھجوایا گیا تو اس کی مزاحمت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا نہیں جج کا کہا قانون ہوتا ہے۔

پاکستان سے کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی برآمد

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان جلد کمپیوٹر ٹیکنالوجی برآمد کرنے والا ملک بن جائے گا۔ صوبے میں پچاس ٹریننگ سنٹر قائم کئے جائیں گے۔ دنیا کی سب سے بڑی کمپنی سے معاہدہ طے پا گیا ہے۔

اعظم طارق کا حکومت کی حمایت میں بیان

سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ پاکستان نے لڑائی کے بغیر مسئلہ کشمیر پر کامیابی حاصل کر لی۔ حکومت سمیت ساری قوم کو مجاہدین کے جذبات کا احترام کرنا ہو گا۔

جلد آرہی ہوں

پیپلز پارٹی کی سربراہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کو اس وقت مضبوط سیاسی قیادت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جلد پاکستان آرہی ہیں۔ پاکستان کو سفارتی محاذ پر جس طرح تنہا کیا گیا ہے اس کا خمیازہ آنے والی نسلیں بھگتیں گی۔ حکمرانوں نے اپنی ساری توانائیاں سیاسی مخالفین کو کچلنے پر لگا دی ہیں۔ کارگل کی صورت حال کے پیش نظر بینظیر کو واپسی کا سگنل مل گیا ہے۔ اپوزیشن کی قائد کا اگست کے پہلے ہفتے میں وطن واپسی کا امکان ہے۔ پارٹی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ عوام نواز شریف کے خلاف مشتعل ہو چکے ہیں واپسی کے لئے اس سے اچھا موقع نہیں ہے۔

نواز شریف کے دورہ امریکہ کا خیر مقدم

عوامی نیشنل پارٹی نے نواز شریف کے دورۂ امریکہ کا خیر مقدم کیا ہے مگر کہا ہے کہ مجاہدین کو واپس نہ بلائیں۔ حکومت مجاہدین کو ڈکٹیشن دینے کی بجائے تحریک آزادی کی حمایت کرے۔ دونوں ملک مذاکرات کریں۔ جس میں مجاہدین بھی شامل ہوں۔

پنجاب کا حسن انتظام

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا کہ تیسری دنیا کے ممالک میں پنجاب کے حسن انتظام کی مثالیں دی جاتی ہیں پنجاب کو دنیا کا ترقی یافتہ صوبہ بنانا میرا خواب ہے۔

متحدہ جہاد کونسل کا بیان

مجاہدین کی 15- تنظیموں کے اتحاد متحدہ جہاد کونسل کے سربراہ سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ ہم بھارت سے آزاد کرائی گئی چوٹیوں پر ستمبر تک قبضہ برقرار رکھیں گے۔ نواز کلنٹن اعلامیہ تحریک آزادی کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے 70- ہزار شہداء اور ہزاروں خواتین کی لٹی ہوئی عصمتوں کے ساتھ شرمناک زیادتی کی ہے۔

میٹرک سپلیمنٹری ٹیوشن
انگریزی - ریاضی - مکمل تیاری
پروفیسر سجاد- علوم شرقی ربوہ فون 212694

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
افتتاح ہو چکا ہے
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور- ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971

جلسہ کیلئے سستی ٹکٹیں
جلسہ میں شمولیت کیلئے سستی ترین ایئر ٹکٹوں کے حصول کے لئے
آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی۔
گلیکسی ٹریول سروسز
(پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس- ایجرٹن روڈ- لاہور
فون- 6310449, 6367099, 6366588

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلّہ میں
پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت
کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس- 212764، گھر 211379